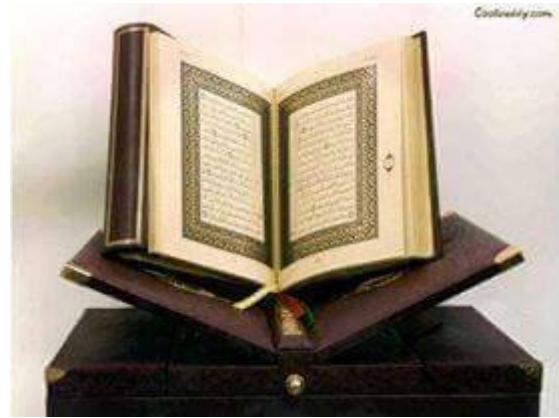


گھروں میں داخل ہونے کا طریقہ

<"xml encoding="UTF-8?>



سورہ نور : آیات 27- سے 30 تک ...

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْأَنَّدَ حُلُو ابْيُو نَّا عَيْرَ بَيُو نَّا تِمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا إِعْلَى أَبِيهِنَّا ذِلِّكُمْ حَيْرَ لَكُمْ لَعْلَكُمْ تَذَكَّرُونَ

۲۷۔ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے شاید تم نصیحت حاصل کرو۔

فَإِن لَم تَجِدُوا إِفِيرَهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِن قَيْلَ لَكُمْ أَرْجِعُوهُمْ إِلَى مَوَالِيْهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَعْلَمُ

۲۸۔ اور اگر تم اس گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو بغیر اجازت کے اس میں داخل نہ ہونا اور اگر تم سے لوٹ جانے کے لیے کہا جائے تو لوٹ جاؤ، اسی میں تمہاری یاکیزگی ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب آگاہی رکھتا ہے۔

تفسیر آبات

۱۔ لَا تَدْخُلُ ابْيُو تَأً: گھر انسان کے لیے امن و سکون اور رازداری کی جگہ ہے۔ گھر انسان کے وقار، ناموس اور عزت و آبرو کے تحفظ کی جگہ ہے۔ پھر گھر کی چار دیواری کے اندر انسان تمام تکلفات سے آزاد زندگی گزارتا ہے۔ افراد خاندان میں بعض بے تکلفیوں اور کبھی بعض خامیوں کے لیے گھر ایک پرده ہے۔ اس پرده کا احترام انسانی عزت و وقار کا احترام ہے۔ بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل یونا احترام آدمیت کے خلاف ہے۔

۲. عَيْرَ بُيُّوْ تَكُمْ : اپنے گھروں کے علاوہ۔ اس میں اپنے گھر کے علاوہ سب کے گھر شامل ہیں، خواہ اس کے قریبی ترین رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ جیسے مان باپ، بیٹا، بیٹی اور بھائی۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں احاظت کر بغیر داخل نہیں یوتے تھے۔ (الكافی، ۵: ۵۲۸)

اس طرح ایک شخص نے رسول اللہ سے سوال کیا: کیا میں اپنی ماں کے گھر بلا اجازت داخل ہو سکتا ہوں جب کہ ان کی خدمت کے لئے صرف میں بھری؟ فرمایا:

أَيْسُّكَ أَنْ تَأْهَا عِنْدَيَاةً

کیا تو اپنی مان کو عربیان دیکھنا پسند کرے گا؟

کہا: نہیں۔

فرمایا:

فَأَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا . (مستدرک الوسائل ۱۲: ۲۸۲)

اجازت لیا کرو۔

۳۔ حَتَّى تَسْنَوْ : جب تک اُنس پیدا نہ کرو۔ یعنی گھر والے باہر سے آئے والے سے غیرمانوس نہ ہوں۔ گھر میں دفعتاً داخل نہ ہو جب تک اجازت کے ساتھ گھر والوں میں آئے والے کو قبول کرنے کے لیے آمادگی نہ ہو۔ آیت میں حتی تستاءذنوا جب تک اجازت نہ لو، نہیں فرمایا۔ اذن لینے اور اُنس لینے میں فرق یہ ہے: اذن تو انسان ناگواری کی حالت میں دیتا ہے کہ کوئی بے وقت آیا ہے تو دروازے سے واپس کرنا مناسب نہیں سمجھا جاتا لیکن اُنس تو اس حالت کو کہتے ہیں جس میں گھر والوں میں پوری آمادگی پائی جاتی ہے کہ آئے والے کا استقبال کریں۔

۴۔ وَ تَسْلَمُوا أَعْلَى أَبِلِهَا: جب تک گھر والوں پر سلام نہ کرو۔ پہلے مانوس، پھر سلام، پھر داخل ہونا۔ یہ ہیں آداب اور تہذیب اسلامی کہ کسی کے گھر میں داخل ہوں تو سلام کر کے داخل ہونا چاہیے۔ دوسری جگہ فرمایا:

فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوا أَعْلَى أَنْفُسِكُمْ - (نور: ۲۴)

جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اپنے آپ پر سلام کیا کرو۔

۵۔ ذَلِكُمْ خَيْرُ لَكُمْ : یہ آداب، یہ تہذیب خود تمہارے لیے بہتر بے جس سے تمہارا پرده اور تمہارے راز محفوظ رہتے ہیں اور تمہاری گھر کی چار دیواری کی آزادی بھی متاثر نہیں ہوتی۔

۶۔ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا: گھر میں کسی ایسے فرد کو نہ پاؤ جو تمہیں اجازت دے سکے تو گھر میں داخل نہ ہوں۔ جیسے اگر کوئی بچہ ہو یا کوئی اور فرد جو اجازت دینے کا مجاز نہیں ہے۔

۷۔ وَ إِنْ قَيْلَ لَكُمْ أَرْجُعُوا: اگر اجازت دینے سے معدتر کریں تو گھر والوں کا عذر قبول کرو۔ صریح لفظوں میں معدتر کریں یا قرائیں سے سمجھ جائیں کہ اجازت دینا نہیں چاہتے ایسی صورت میں واپس جانا چاہیے کیونکہ انسان کبھی کسی مجبوری میں ہوتے ہیں یا ایسی حالت میں ہوتے ہیں جو گھر کا راز ہے۔ عذر قبول کرنا خود اپنی جگہ بزرگواری کی علامت ہے:

شر الناس من لا يقبل العذر (غیر الحكم الفصل السادس حول الاعتذارص ۴۴۷)

لوگوں میں بدتر شخص وہ ہے جو عذر کو قبول نہیں کرتا۔

الکوثر فی تفسیر القرآن جلد 5 صفحہ 449

آیت 29

لَيْ سَعَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ ۝ وَ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدِيُونَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ البته ایسے گھروں میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں جن میں کوئی ریائش پذیر نہ ہو اور ان میں تمہارا کوئی سامان ہو اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

تفسیر آیات

ایسی عمارتوں میں داخل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جو برائے ریائش نہیں ہیں، جو کہ محل راز نہیں ہیں۔ جیسے ہوٹل، مارکیٹ، دوکانیں، مسافر خانے وغیرہ۔

چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے :

قال: هِيَ الْحَمَامَاتُ وَالْخَانَاتُ . (الوسائل الشیعیة ۲۰: ۲۱۹)

اس سے مراد عمومی حمام اور مسافر خانے ہیں۔

اہم نکات

۱۔ گھر کی چار دیواری کا تحفظ و احترام آدمیت کا تحفظ ہے۔

۲۔ گھر والوں کا عذر قبول کرنا چاہیے۔

الکوثر فی تفسیر القرآن جلد 5 صفحہ 451

آیت 30

فُلْ لَّا مُؤْمِنِي نَيَعْضُو اِمْنَ اَبَضَارِيمْ وَيَحْفَظُو اَفْرُو جَهْمُ ۝ ذَلِكَ اَزْكُرْ لَهُمْ ۝ اِنَّ اللَّهَ حَبِّيْرُ ۝ بِمَا يَصِدْ نَعْوُنَ ۝ (۳۰)

۳۰۔ آپ مومن مردوں سے کہدیجئے: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو بچا کر رکھیں، یہ ان کے لیے پاکیزگی کا باعث ہے، اللہ کو ان کے اعمال کا یقینا خوب علم ہے۔

تشریح کلمات

يَعْضُو ا:

(غرض) غض کے معنی کمی کرنے کے ہیں خواہ نظر کی صورت میں ہو یا کسی برتن میں سے کچھ کم کرنے کی صورت میں ہو۔

تفسیر آیات

۱۔ يَعْضُو اِمْنَ اَبَضَارِيمْ : نگاہوں کو نیچے رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نامحرم عورت کا سامنا ہوتا ہے تو اس کے محاسن پر نگاہ جمانی کے لیے نگاہ اوپر کی طرف اٹھانا پڑتی ہے۔ نگاہ نیچے رکھنے کی صورت میں نگاہ زمین کی طرف ہو گی۔ عورت کے محاسن پر نظر نہیں جمے گی۔

۲۔ مِنْ اَبَضَارِيمْ : میں من تبعیضی ہونے کی صورت میں معنی یہ بنیں گے: اپنی نگاہوں کو (قدرت) نیچے رکھو جس سے نامحرم پر نظر نہ پڑے۔

مرد اور عورت کے درمیان فطرتاً ایک کشش ہوتی ہے جو نوع انسانی کی بقا کے لیے ضروری ہے اور خطرناک بھی۔ اسلام نے فطری اور قانون کے پرامن دائمہ میں رہتے ہوئے اس خوابش کو پورا کرنے کی تاکید کی ہے اور نصف دین اسی میں قرار دیا ہے جب کہ اس سے پھیلنے والی خرابیوں کی راہ روکنے کی بھی چارہ جوئی کی ہے۔ چنانچہ جہاں قدرتاً یہ خوابش انسان میں رکھی ہے وہاں

قانوناً اسے لگام دی ہے۔ فطرت اور شریعت دونوں کے امتزاج سے نسل انسانی کو جہاں بقا مل جاتی ہے وہاں نسلی اختلاط اور بے عفتی سے تحفظ مل جاتا ہے۔ یہ لگام نگاہ سے شروع ہوتی ہے کیونکہ فساد کی ابتدا بھی نگاہ سے ہوتی ہے۔ ایک نگاہ، ایک تبسم، پھر بائیمی گفتگو، پھر بے تکلفی پھر۔۔۔۔۔

۳. وَيَحْفَظُهُ اللَّهُ أَفْرُوْ جَهَنْمُ : اس جگہ روایات کے مطابق شرم گاہوں کی حفاظت سے مراد نظروں کی حفاظت ہے۔

كُل آية فِي القرآن فِي حفظ الفروج فِي مِن الزنا الْاَهْذَهُ الْآيَةُ فِي مِن النَّظَرِ - (الميزان)

قرآن کی برآیت میں حفظ الفروج سے مراد زنا ہے صرف اس آیت میں نگاہ مراد ہے۔

النَّظَرَةُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامٍ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ مَّنْ تَرَكَهَا لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا لِغَيْرِهِ أَعْقَبَهُ اللَّهُ إِيمَانًا يَجِدُ طَعْمَهُ . (الفقیہ ۱۸:۲)

نگاہ، ابليس کے زبریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو اسے برائے خدا ترک کر دے تو اس کے بعد اللہ اسے ایسے ایمان سے نوازے گا جس کا ذائقہ وہ محسوس کرے گا۔

دوسری روایت میں آیا ہے:

وَكَمْ مَنْ نَظَرَهُ أَوْرَثَتْ حَسْرَةً طَوِيلَةً . (الوسائل ۲۰: ۱۹۰)

کتنی نگاہیں ایسی ہیں جو طویل حسرت کا باعث بنی ہیں۔

اہم نکات

۱. خوابیشات کو پہلے قدم پر روکنا مؤثر اور آسان ہے۔

الکوثر فِي تفسیر القرآن جلد 5 صفحہ 452